

شخصیت

(Personality)

عام لوگوں کے نزدیک نفسیات کا مقصد صرف شخصیت کا مطالعہ کرنا اور اسے بہتر بنانا ہے غالباً نفسیات کے طالب علم کے لیے بھی شخصیت ہی سب سے دلچسپ موضوع مطالعہ ہے۔ ایک عام قاری بھی نفسیات کو شخصیت کے مطالعہ میں دلچسپی کے باعث پُرکشش سمجھتا ہے اکثر لوگ اپنی شخصیت کو سنوارنے کیلئے ماہرین نفسیات کے بتائے ہوئے اصولوں سے استفادہ کرنا چاہتے ہیں۔ ہر شخص مجموعی طور پر خود کو ایک پُرکشش ہر دلعزیز پیاری سی خوشگوار موثر شخصیت کے روپ میں دیکھنا چاہتا ہے۔ شخصیت کو عام طور پر کچھ صفات کا مجموعہ اور ظاہری کردار کا نمونہ سمجھا جاتا ہے ایک عام انسان کے ذہن میں شخصیت کے عموماً دو پہلو ہوتے ہیں۔

1- شخصیت کیسی ہوتی ہے۔ 2- شخصیت کو کیسا ہونا چاہئے۔

پہلے سوال کے جواب میں نفسیات کا طالب علم شخصیت کی تعریف نشوونما اور ساخت بیان کرے گا اور دوسرے سوال کے جواب میں شخصیت کو فرد کے ماحول اور معاشرے کے معیار کی مطابقت کی روشنی میں واضح کرے گا۔ ظاہری طور پر لوگوں کی شخصیت ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔ انفرادی اختلاف کے باعث لوگ ایک جیسی صورت حال میں ایک جیسا رد عمل پیش نہیں کرتے۔ یہ انفرادی اختلافات اتنے طاقتور ہوتے ہیں کہ پوری شخصیت ان سے متاثر ہوتی ہے۔ کسی شخصیت میں پائی جانے والی بعض چیزیں اتنی اہم ہوتی ہیں کہ دوسرے لوگ انہیں مثالی مان لیتے ہیں۔ اور ان کی تقلید کرتے ہیں۔

مختلف ماہرین کی نظر میں شخصیت کی تعریف

(Definition of Personality according to Different Psychologists)

مسکیل (Mischel 1976) کے مطابق ”شخصیت ان تمام واضح اور مستقل انداز فکر، کردار اور پہچانی رد اعمال پر مشتمل ہے جو ایک فرد کو ماحول میں مطابقت کے قابل بناتے ہیں۔“

رٹش (Ruch 1970) شخصیت کا معنی واضح کرنے کے لئے ایک شخص کے تین پہلوؤں کو اجاگر کرتا ہے۔

1- خودی کی آگہی 2- ظاہری صورت 3- منظم اوصاف کا مجموعہ یا کردار کا خاص نمونہ

اس میں شک نہیں کہ ہر شخص کے سوچنے سمجھنے کے لئے رد عمل کرنے اور زندگی کی مختلف صورتحال سے نمٹنے کے لیے اپنے انداز ہوتے ہیں۔ مسکیل نے افراد کی شخصیت کے تمام پہلوؤں کا صحیح احاطہ کیا ہے اور رٹش نے بھی شخصیت کا اصطلاحی مفہوم بڑے جامع طریقے سے واضح کیا ہے ظاہری صورت کا مطلب رٹش کے نزدیک ایک شخص کا مکمل تاثر ہے جو جسمانی ساخت بالوں کے رنگ، رنگ روپ عادات و خصائل اور غلوں و محبت یا جند خوئی کے مزاج سے ابھرتا ہے۔ رٹش نے شخصیت میں فرد کی خودی کے اہم پہلوؤں کو شامل کیا ہے۔ جو اس کے نظریہ حیات اور دنیا میں دوسرے لوگوں کی طرف اس کے رویوں کی بنیاد ہے۔

زمبارڈو (Zimbardo 1979) نے شخصیت کی تعریف یوں کی ”شخصیت فرد کے نفسیاتی اوصاف کا مجموعہ ہے۔ جو مختلف حالات میں

اس کے کردار کے ظاہری اور پوشیدہ نمونوں پر مشتمل ہے۔

بورنگ (Boring 1960) نے شخصیت کی مختصر تعریف یوں کی ”شخصیت سے مراد فرد کی ماحول میں مخصوص اور مستحکم مطابقت ہے۔“
 ووڈ ورث (Woodworth 1950) کے مطابق ”شخصیت فرد کی کرداری صفات کا مجموعہ ہیں جو اس کے خیالات کے اظہار، رویوں،
 دلچسپیوں، کارکردگی کے انداز اور نظریہ حیات سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس میں فرد کے تمام جسمانی مظاہر اور پوشیدہ قابلیتوں کا اضافہ کیا جا
 سکتا ہے۔“

گویا شخصیت فرد کا ماحول اور عوام کے ساتھ برتاؤ کا منفرد اور مستقل انداز ہے۔ موقع بہ موقع ایک جیسے اور مختلف حالات میں کرداری
 اوصاف کا یا استحکام اور یکسانیت قائم رکھنی چاہیے۔ شخصیت میں یہ اوصاف ایک خاص اور منفرد انداز میں پائے جاتے ہیں۔ اور تمام عمر اس کی
 انفرادیت قائم رکھتے ہیں۔ ہر انسان اپنے مخصوص اور منفرد انداز سے پہچانا جاتا ہے۔ سکول کالج چھوڑنے یا ملازمت سے ریٹائرڈ ہونے کے
 بعد ہم جب کبھی دوبارہ ملتے ہیں۔ ایک دوسرے کے سامنے اس کا خاص کرداری نمونہ یاد کرتے ہیں۔ اوصافی استحکام کی بدولت ہی فرد کے
 کردار کے بارے میں پیش گوئی کی جاسکتی ہے۔

مندرجہ بالا بحث کے نتیجے میں ہم شخصیت کی تعریف یوں کر سکتے ہیں۔

”شخصیت ایسے مستقل، مستحکم اور قابل اعتبار اوصاف کا مجموعہ ہے جو خارجی اور داخلی مہیات کے جواب میں کردار کی عمومی کیفیت میں
 ظاہر ہوتا ہے۔“ اب تک شخصیت کے بیان میں دو جہتی کوششیں کی گئی ہیں۔

شخصیت کی اقسام (Types of Personality)

شخصیت کو بیان کرنے کی ابتدائی کوشش لوگوں کو قسموں میں تقسیم کرنا تھا اس تقسیم کی بدولت ہر فرد کو کسی نہ کسی قسم سے موسوم کیا گیا۔ مثلاً
 سادہیت پسند، تنہائی پسند، حاکمیت پسند یا مٹھومیت پسند وغیرہ۔ یہ سبھی نظریات کافی عرصہ تک عوام میں کشش کی بدولت مقبول رہے۔ ہمارا
 عمومی رجحان لوگوں کو لمبا یا چھوٹا، اچھا یا بُرا، گور یا کالا، ہوشیار یا گودھی کہہ کر پکارنے کا ہے۔ عطا جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ ایسا کرنے میں
 ہم اکثر مبالغہ آرائی کر رہے ہیں کسی بھی وصف کی انتہا بہت کم دیکھنے میں آتی ہے اکثر لوگ نہ تو بہت زیادہ لمبے ہوتے ہیں اور نہ بہت چھوٹے
 نہ بہت اچھے اور نہ ہی بہت بُرے، نہ ہی بہت گورے اور نہ ہی بہت کالے ہمارا ایسا کہنا کسی فرد کے بارے میں ہماری پسند یا ناپسند کے انتہائی
 رویے کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کے باوجود سبھی نظریات ہمارے نفسیاتی تصورات اور اصطلاحات پر گہرا اثر رکھتے ہیں۔ چند سبھی نظریات کا
 مختصر جائزہ درج ذیل ہے۔

1- ابتدائی یونانی تقسیم (Early Greek Types of Personality)

شخصیت کی قدیم یونانی تقسیم بطراط نے 400 قبل مسیح میں ہنسی کیسیائی بنیاد پر چار قسموں میں بیان کی۔

1- دموی 2- بخی 3- صفراوی 4- سوداوی جو جسم میں چار قسم کی غالب رطوبتوں کو ظاہر کرتی ہے۔

1- دموی شخصیت میں خون کی زیادتی، مگر خوشی اور خوش دلی پائی جاتی ہے ایسی شخصیتوں کو رجائیت پسند، روشن خیال، معاون اور سرگرم سمجھا
 جاتا ہے۔

2- بلقی شخصیت میں ظہم کی زیادتی ہوتی ہے اور اس وجہ سے اس میں سستی کا غلبہ اور سرد مزاجی پائی جاتی ہے۔

3- صغراوی شخصیت میں صغرا (زرد رطوبت) کی زیادتی کی وجہ سے غصہ کی زیادتی ہوتی ہے۔

4- سوداوی شخصیت میں سیاہ رطوبت کی زیادتی کی وجہ سے افسردگی، مایوسی، اوداسی اور یاسیت پسندی پائی جاتی ہے۔

ایک مشہور ہم عصر کیساوان نے جسمی کیسا کو مزاج کی بنیاد ظہرانے کے نظریہ کی مخالفت کی ہے۔ جدید ماہرین کے مطابق رطوبتیں بہت سے افعال سرانجام دیتی ہیں

ولیم (William 1950) نے اخذ کیا کہ "ہر فرد کے اندرونی غدودوں (Endocrine glands) کی فعالیت منفرد نمونہ افعال

تش کرتی ہے اس کے خیال میں فرد کا مزاج غدودی رطوبتوں کی فعالیتوں کی ہم آہنگی (Endocrine Symphony) کا نتیجہ ہے۔

2- علم کا سہ سر کی تقسیم کا نظریہ شخصیت (Phrenology Theory of Personality)

انیسویں صدی کے دوران علم کا سہ سر کا قانون یا قاعدہ سائنس کی حیثیت سے کافی مشہور و مقبول رہا شخصیت بہت سی لیاقتوں اور استعدادوں کا مرکب ہے جو کرداری خصوصیات کی خاص قسموں سے متعلق ہیں اور ہر استعداد کا مرکز دماغ کے خاص علاقہ میں پایا جاتا ہے۔ اس کی رو سے کا سہ سر (کھوپڑی) کے اہماریا ابھرے ہوئے ہر علاقہ کو کسی خاص استعداد کی علامت سمجھا گیا اور سر کی ساخت کی مناسبت سے شخصیت کا مطالعہ کیا گیا۔ مثلاً کھوپڑی کے پینڈے کو حلق کا خانہ بتایا گیا۔ جن لوگوں کے دماغ کے ٹپلے حصہ میں یہ اہماریا مشاہدہ کیا گیا۔ انہیں زندگی میں جتنے مخالف کا دلدادہ، نرم خو خوش اخلاق اور خندہ چین، مانگی صحبت میں خوش ان کا اعتماد جیتنے میں کامیاب اور ان کا دفاع کرنے میں بڑا جری اور بہادر پایا گیا (Olin 1910)۔

جدید تحقیقات ماہرین کا سہ سر کے نظریات کی تائید نہیں کرتیں۔ دماغی مقام بندی کی تقسیم صرف دماغ کے حسی، حرکت، رفتار وغیرہ کے وظائف کی نشاندہی کرتی ہے۔

3- علم قیافہ یا خدو خال کی تقسیم کا نظریہ

(The Types of Physiognomy in Personality Theory)

جسمانی اور نفسیاتی خصوصیات کے درمیان تعلق پر اب بھی یقین کیا جاتا ہے کہ بہت سے لوگ ابھی تک علم قیافہ پر یقین رکھتے ہیں چہرے کے خدو خال سے شخصیت کا اندازہ لگانا علم قیافہ کہلاتا ہے۔ تاریخی لحاظ سے برصغیر میں شخصیت کے اوصاف سے متعلق علم قیافہ ہمیشہ بہت سے تعقلی جمود پائے جاتے ہیں پچھلی چند ہائیوں سے امریکہ اور یورپ میں بھی یہ تعقلی جمود بہت کثرت سے قبول کیے جا رہے ہیں مثلاً کالج کے طلباء کے چہروں سے ان کے خود اعتماد، خوش مزاج، مہذب و متعین ہونے کی شناخت کی گئی (Secord, Dukes and Bevan, 1954)

یونگ کی تقسیم کا نظریہ شخصیت (Jung's Types of Personality)

یونگ کی شخصیت کی تقسیم اندرون بین (Introvert) بیرون بین (Extrovert) کے نام سے مشہور ہیں۔

1- اندرون بین (Introvert)

اندرون بین شخص باہر کی معروضی دنیا میں فعال حصہ لینے کی بجائے اپنی اندرونی خیالات اور تصورات کی دنیا میں گمن رہتا ہے اس کے

برعکس بیرون بین شخص سماجی تعامل اور احتیاجات کی بیرونی دنیا میں سرگرم رہتا ہے اندرون بین شخص زیادہ تخیلاتی غیر فعال، تنہا اور معاشرے سے کچھارتا ہے۔

2- بیرون بین (Extrovert)

بیرون بین شخص سماجیت پسند، فعال، معاون مددگار اور دوستانہ رویے کا حامل ہوتا ہے لیکن کوئی بھی شخص خالصتاً اندرون بین یا بیرون بین نہیں ہوتا۔ یہ دو جتنی تقسیم ایک خیالی دنیا میں رہنے والے اور ایک عملی شخص کے درمیان امتیازی تقسیم کے قریب تر نظر آتی ہے۔ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ بیرون بین شخص کی کمال موٹی اور سخت ہوتی ہے وہ تنقید سے لاپرواہ ہوتا ہے اور اپنے جذبات کا فطری اظہار کرتا ہے۔

3- دروں بین (Ambivalent)

دروں بین شخص میں اندرون بین اور بیرون بین دونوں کی علامات معتدل اور درمیانہ صورت میں پائی جاتی ہے جو ایک نارمل شخصیت کی عکاسی کرتی ہیں۔ دروں بین شخصی حالات کے تقاضوں کے مطابق اپنے مسائل اور ضروریات کو پورا کرنے کے لیے نہ صرف ذاتی طور پر غور و فکر کرتا ہے بلکہ عملی طور پر خارجی دنیا میں فعال حصہ لیتا ہے اپنی سوچوں میں دوسروں کو شریک کرتا ہے اور دوسروں کی سوچ سے متاثر ہوتا ہے اسی طرح اپنے جذبات و احساسات بھی دوسروں پر تنقید کرتا ہے بلکہ اپنی ذات پر تنقید کروانے کا حوصلہ بھی رکھتا ہے اس طرح اپنی خوبیوں خامیوں سے آگاہی پاتا ہے اور خود کو معاشرے کا ایک مفید صحت مند کارکن بناتا ہے۔

تحقیقات بتاتی ہیں کہ کوئی بھی نارمل شخص خالصتاً اندرون بین یا بیرون بین نہیں ہوتا بلکہ عوام الناس کی اکثریت دروں بین ہوتی ہے۔ اندرون بین اور بیرون بین کی دو جتنی تقسیم ایک خیالی اور عملی شخص کے درمیان امتیازی لائن سمجھتی ہے اور خیال و عمل سے بھرپور نارمل شخصیت دروں بین کو ظاہر کرتی ہے۔

5- کرچمر کی تقسیم کا نظریہ (Kretschmer's Types of Personality Theory)

شخصیت کی ایک اور پسندیدہ تقسیم اختلالی اور مدوری (Schizoid and Cycloid) ہے کرچمر نے اس تقسیم کے نام (1925) میں اختلال ذاتی کے دو امراض شیئر فرینیا اور جنون و افسردگی کے رجحان دیکھنے کے بعد رکھے اختلالی شخص نارمل ہوتا ہے لیکن اس کا میلان شیئر فرینیا کی طرف ہوتا ہے جبکہ مدوری (Cycloid) شخص جذباتی، سرگرم، خارجی مہیجائے کیلئے حاضر جواب اور متلون مزاج ہوتا ہے۔ اختلالی (Schizoid) شخص خود مرکز، تصوراتی، شرمیلہ، سماجی سرگرمیوں میں حصہ لینے سے گریز بہت ہی سخت اور حساس ہوتا ہے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ تمام لوگ ان دونوں قسموں میں سے کسی ایک زمرے میں آتے ہیں لیکن یہ حقائق اور مشاہدات کے خلاف ہے مشاہدات سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر لوگ ان دونوں انتہاؤں کے درمیان پائے جاتے ہیں کسی نظریات میں عموماً دو اوصاف بیان کئے گئے ہیں جو حقیقی انسانوں میں نہیں پائے جاتے ہیں۔ مثلاً اندرون بین کا تصور ایک تنہائی پسند اور جذباتی طور پر حساس شخص کا ہے حقیقت میں دونوں اوصاف اندرون بین شخص میں اکٹھے بھی ہو سکتی ہیں۔ اور نہیں بھی ہو سکتیں۔ شخصیت کے اوصاف کی تجرباتی تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ شخصیت کی اقسام ان عناصر سے مل کر بنتی ہیں لیکن یہ عناصر خالص اور بنیادی نہیں ہیں۔

6- شیلڈن کی تقسیم کا نظریہ (Sheldon's types of Personality Theory)

ولیم ایچ شیلڈن (1898-1977) ایک میڈیکل ڈاکٹر اور پی ایچ ڈی تھا۔ اسے یقین تھا کہ لوگوں کی جسمانی تقسیم اور ان کی شخصیت میں گہرا تعلق پایا جاتا ہے۔ شیلڈن (1942) نے بیان کیا کہ لوگوں کو جسمانی تقسیم کے حساب سے تین قسموں میں بیان کیا جاسکتا ہے۔

Endomorphic جن کا وزن زیادہ مگر ہڈیوں اور عضلات کی نشوونما کمزور ہوتی ہے۔

Mesomorphic جو عضلاتی، مضبوط اور اعلیٰ ہوتے ہیں۔

Ectomorphic جو دبے پٹے اور کمزور ہوتے ہیں۔

شیلڈن نے ان جسمانی قسموں کے ساتھ ان کے متعلقہ اوصاف کے گروہ بھی پیش کئے مثلاً Endomorphic آرام پسند خوش خوراک، سماجیت پسند، خوش باش اور مطمئن ہوتے ہیں۔

Mesomorphic غصیلے، مہم جو اور خطرات پسند ہوتے ہیں۔

Ectomorphic اندرون بین خود شعوری اور متامل ہوتے ہیں۔

شیلڈن نے Mesomorphic کو Somatotonic کا نام دیا اور Ectomorphic کو Cerebrotonic کا نام دیا۔ شیلڈن نے جسمانی تقسیم اور شخصیت اوصاف کی تقسیم میں اعلیٰ درجے کی شاریاتی ہم ربطی دریافت کی۔ لنڈزی اور ہال (Lindzey & Hall) (1978) نے بھی جسمانی ساخت اور شخصیت کے درمیان تعلق کو ثابت کیا جبکہ (Lubin 1950) نے شیلڈن کے کام میں حسابی غلطی دریافت کی۔

شخصیت کے اوصاف کا نظریہ: (The Trait Theory of Personality)

لوگوں کو چند اقسام کے مطابق تقسیم کرنے کی بجائے اوصافی نظریہ لوگوں کو ان کے اوصاف کی تعداد کے مطابق تقسیم کرتا ہے بعض لحاظ سے اوصافی نظریہ نفسی نظریہ کے برعکس شخصیت کی تقسیم اوصافی سکیل کی تعداد کے مطابق کرتا ہے ہر سکیل جذباتی اوصاف کی نمائندگی کرتی ہے مثلاً ایک شخص کی جذباتی حساسیت کا تعین ایک سکیل پر کرتے ہیں اس کی ادعائی اور قلبی عظمت کا تعین دوسری سکیل پر اور ایمانداری کا شخصیت کی ضمنی تیسری سکیل پر ہے۔ انگریزی کی طرح ہماری مقامی زبان میں بھی اوصاف کے ناموں کا دافرو ذخیرہ لئے ہوئے ہیں انہیں خاص اوصاف کہہ دینا کافی نہیں فرد کے وصف کے بے شمار طریقوں میں سے کوئی خاص طریقہ مرتب کرنا ہوگا۔

اوصافی نظریہ کی دو ذیلی تقسیمیں بہت مشہور ہیں۔

1- آلپورٹ کا شخصی میلانات کا نظریہ (Allport's Theory of Personal Dispositions)

2- کٹیل کا ظاہری بنیادی اوصاف کا نظریہ (Cattell's Theory of Surface & Source Traits)

آلپورٹ کا شخصی میلانات یا خود مختار اوصاف کا نظریہ

(Personal Dispositions or Autonomous Traits Theory of Allport)

گارڈن ڈبلیو آلپورٹ (Gordon W. Allport 1961) نے ایک اوصافی نظریہ پیش کیا۔ اس کا نظریہ مقبول عام اوصافی نظریہ

سے مختلف ہے۔ اس نے اپنے نظریہ کو اوصاف کی اقسام میں ذاتی میلانات کا نام دیا جسکے بغیر اس نظریہ کو سمجھنا مشکل ہے۔ اس نظریے کے مطابق عام اوصاف اور شخصیات یا ذاتی میلانات میں تمیز کرنا ضروری ہے۔ عام اوصاف کا لوگوں کے اوصاف کے مابین مقابلہ اور موازنہ کیا جاسکتا ہے جب ہم اوصاف کی سکیل پر لوگوں کے اوصاف کی پیمائش کرتے ہیں تو اس وقت ہم عام اوصاف کی پیمائش کر رہے ہوتے ہیں وہ عمومی اوصاف پر ذاتی میلانات کو ترجیح دیتا ہے جو کہ صرف اس فرد کے لئے مخصوص ہیں۔ اگر ہم دو لوگوں کا ایک وصف جائیں تو دونوں چارج ہو سکتے ہیں لیکن انفرادی تجربے اور اہلیت کی بناء پر ان میں سے ہر ایک کی جارحیت اپنے انداز کی ہوگی۔

آلپورٹ (Gordon W. Allport) نے عمومی اور ذاتی وصف کی پہچان کے لئے ایک اور طریقہ بیان کیا ہے جس میں میلانات کی کثیرا کثرت کی عظیم کی جاتی ہے جو دوسرے لوگوں کی نسبت ایک فرد خاص کو زیادہ اہم محسوس ہوتی ہے اس مقصد کے لئے اس نے اوصاف کی درجہ بندی بنیادی یا ذاتی، مرکزی اور ثانوی اوصاف کے لحاظ سے کی جن لوگوں میں صرف ایک بنیادی یا ذاتی وصف غالب ہوتا ہے وہ اپنے اس ذاتی وصف کی بنا پر دنیا میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ اور ایسے ہی لوگ افسانوی یا تاریخی لحاظ سے حوالہ کی شخصیت بن جاتے ہیں جن کی ہم مثال دیتے ہیں۔ جب ہم یہ کہیں کہ فلاں شخص رستم ہے یا ہرکلیس جیسا طاقتور ہے یا نرگسی ہے یا فاطمہ جی تو ہم اس کی "نم" کی تعریف حوالہ کی شخصیت کے مشابہ قرار دے کر کرتے ہیں۔ ہمیں دوسروں سے توقع ہوتی ہے کہ وہ ایسی حوالہ کی شخصیات کی خصوصیات سے واقف ہیں۔

بہت سے لوگوں کے کچھ اوصاف مرکزی طور پر ان کی شخصیت کو بیان کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر ساجیت پسندی، حساسیت، مروت و فیروہ مرکزی اوصاف ہیں کیونکہ ایسی چند اصطلاحات ایک فرد کی شخصیت نگاری کے لئے کافی ہیں آخر میں ثانوی اوصاف ایک فرد کی اضافی منفرد دلچسپیاں اور جوابی نمونوں کو ظاہر کرتے ہیں ان میں سے بیشتر کو اوصاف کی بجائے رویوں کا نام دینا زیادہ بہتر رہے گا۔

گارڈن آلپورٹ (Gordon W. Allport) کے یقین کے مطابق اس کے نظریات خصوصاً محرکات کی فعلی خود بخاری کے موقع پر زیادہ اوصاف اور واضح ہو جاتے ہیں اس کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ محرکاتی نظام جب تشکیل پا چکتا ہے تو تناؤ سے آزاد ہو کر شخص محرک کردار کو ترجیح دے سکتا ہے اس طرح ہو سکتا کہ ایک کنبوں روپے پیسے کی محرومی کی وجہ سے پیدا ہونے والی تکلیف اور پریشانی سے بچنے کے لئے بہت زیادہ بچت کرنے لگا ہو اب اس کی موجودہ کنبوں کا تعلق روپے پیسے کی کسی ضرورت سے نہ ہو اور اب بذات خود روپے پیسے میں اس کی دلچسپی بڑھ گئی ہو آلپورٹ (1960) کو یقین ہے کہ عام طور پر صحت مند لوگوں کا کردار ماضی کی اقدار اور دلچسپیوں کی بجائے موجودہ دلچسپی اور اقدار سے متحرک ہوتا ہے۔ وہ اسی لئے دوسرے لوگوں کے عمومی نظریہ اوصاف کی حراحت کرتا ہے انفرادیت کے ضمن میں بنیادی مرکزی اور ثانوی اوصاف کو شخصیات کی صورت بیان کیا جاسکتا ہے۔

سکیل کا ظاہری اور بنیادی اوصاف کا نظریہ

(Cattell's Theory of Surface & Source Traits)

عمومی اوصاف کا نظریہ کسی ترتیبی قانون کے بغیر مختلف جانوں پر ایک فرد کی وضعی حیثیت کو بیان کرتا ہے اگر ہم عام اوصاف کی فہرست میں سے اہم اوصاف منتخب کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو ہم ایک نفسی گراف یا اوصاف کے خاکہ میں ایک فرد کی شخصیت نگاری کر سکتے ہیں لیکن ایک باقاعدہ منتخب اوصاف کی فہرست بننا مشکل کام ہے اس کے لیے سائنسی مگر طویل طریقہ "عصری تحلیل" (Factor Analysis) کا ہے ہم متعینہ لوگوں سے کسی کے بارے میں بہت سے اوصاف کی درجہ بندی کر کے سکور حاصل کرتے ہیں اور یکساں اوصاف کو ایک گردہ

فشل میں ایک نام سے موسوم کرنے کے لیے ہمیں خاص مہارت کی ضرورت ہوتی ہے۔
 مفقین میں سے رے مونڈلی کیل (Raymond B Cattell) نے اس طریقہ سے گراں قدر حقائق جمع کئے اور ان کی عصری
 تحقیق بھی کی۔ آلپورٹ اور اوڈبرٹ (Allport and Odbert 1936) نے 171953 انگریزی الفاظ ایک شخص کے کردار کو
 دوسرے سے فرق کرنے کے لیے استعمال کئے۔

شخصیت کے جدید نظریات

فرائیڈ کا نظریہ شخصیت - نفسی حرکی نظریہ

(Freud's Theory of Personality/ Psychodynamic Theory)

سگمنڈ فرائیڈ (1856-1939) نے انسانی شخصیت کی انقلابی وضاحت کی اس کے نظریہ کو تحلیل نفسی کا نظریہ کہا جاتا ہے یہ نظریہ شخصیت
 کی ساخت اور نشوونما کو بیان کرتا ہے۔

فرائیڈ نے انسانی ذہن کا ایک جامع نظریہ پیش کیا اسے یقین تھا کہ نفسیاتی صحت سے قطع نظر اس نظریہ کا تمام لوگوں پر اطلاق ہوتا ہے
 اس نے انسانی ذہن (Psyche) کو تین علیحدہ عناصر میں تقسیم کیا جو باہم تعامل کرتے ہیں۔

i۔ لا ذات (Id) ii۔ ذات یا (Ego) iii۔ فوق الذات (Superego)

لا ذات اور فوق الذات دونوں ہی لاشعوری ہیں لیکن ان کا رد اذات پر ہوتا ہے اذات ذہن کا وہ حصہ ہے جس کا رد اور است تعلق حقیقت سے قائم
 رہتا ہے فرائیڈ کے مطابق ایک نوزائیدہ بچے کے پاس صرف لا ذات (ID) ہوتی ہے۔ ذہن کے ہٹایا دونوں حصے بعد میں بنتے ہیں لا ذات
 اصول لذت پسندی کے تحت کام کرتی ہے۔ اس کا تقاضہ ہے کہ ہر تحریک یا جبلت فی الفور تسکین پا جائے۔ فرائیڈ کے مطابق الذات (Ego) اصول
 حقیقت پسندی کے تحت کام کرتی ہے اس کی کوشش ہوتی ہے کہ یہ عمل اور لاشعور کے مابین توازن قائم رکھے جب بچہ بالغ ہوتا ہے تو معاشرتی
 اصول اس کی شخصیت میں ضم ہو جاتے ہیں اور وہ لاشعور پر فائق شے یعنی فوق الذات تشکیل کر لیتا ہے جس میں عقلیت، فرض ضمیر اور ذمہ داری
 کے تحت احساسات پائے جاتے ہیں۔

فرائیڈ کے مطابق بالغ ہوئے نیک نشوونما کے پانچ مرحلے ہیں مثلاً

i۔ ذہنی درجہ (Oral stage) ii۔ مہرزی درجہ (Anal Stage) iii۔ جنسی درجہ (Phallic stage)

iv۔ خفا کا عرصہ (Latency period) اور جنسی درجہ (Genital Stage)

ذہنی درجہ (Oral Stage)

فرائیڈ کے مطابق بچے کی زندگی کے پہلے سال کے دوران جنسی لذت کا مرکز منہ ہوتا ہے کیونکہ بچے کے لئے خوراک لینے کا واحد ذریعہ
 چوسنے کا عمل ہے۔

مہرزی درجہ (Anal Stage)

بچے کی زندگی کے دوسرے سال کے دوران اگلا درجہ مہرزی شروع ہو جاتا ہے جس میں بچہ ارادی طور پر اپنا پیڑ شاپ پاخانہ کنٹرول کرتا

شروع کرتا ہے نتیجتاً کچھ حاجت روک کر یا حاجت رفع کر کے جنسی تسکین حاصل کرتا ہے۔

جنسی درجہ (Phallic Stage)

اس درجہ کی وسعت تین سے پانچ یا چھ سال تک ہے اس عرصہ کے دوران بچے کی حیاتی لذت مشت زنی (Masturbation) یا اپنے جنسی عضو کو پکڑنے پر مرکوز ہوتی ہے۔

اختفاء کا عرصہ (Latency Period)

تیسرے درجے کے بعد اختفاء کا دور شروع ہو جاتا ہے جو پانچ یا چھ سال کی عمر سے بلوغت تک رہتا ہے یہ عرصہ نفسیاتی جنسی نشوونما کا عرصہ ہے مگر اس دور میں جنسی تحریکات پس منظر میں چلی رہتی ہیں اور بچہ سماجی و قونی مہارتوں کی وسیع آموزش میں مصروف رہتا ہے۔

تکاملی دور (Genital Stage)

یہ نشوونما کا آخری دور ہے اس میں بچہ بالغ ہو جاتا ہے اور لذت کا مرکز جنسی صحبت بن جاتی ہے۔ (Dependency) کے احساسات اور ایڈیپس کے احساسات جواب تک ختم تھے بیدار ہو جاتے ہیں ایڈیپس کمپلکس (Oedipus Complex) کے تحت لڑکا اپنے باپ کو رقیب سمجھنے لگتا ہے اور لڑکی الیکٹرا کمپلکس (Electra Complex) کے تحت ماں کو اپنا رقیب سمجھنے لگتی ہے۔

ٹالمن کا قونی نظریہ (The Tolman's Cognitive Theory)

ایڈورڈ ٹالمن (1971) ایک کرداری ماہر تھا۔ اس نے آموزش کی تفصیل کے لئے معیج رد عمل کا نظریہ پیش کیا اس نے حسی اعضا سے (دماغ میں) آنے والے پیغامات (Incoming calls from sense organs) اور دماغ سے اعضاء تک جانے والے پیغامات (Outgoing messages to the muscles) کو نیلیفون کے سوئیچ بورڈ (Switch board) کی مثال سے سمجھایا اس نے نیلیفون کے پیغام (Exchange) سے آموزش کا موازنہ کر کے بتایا کہ آموزش ایک map control (کرے جیسی جگہ پر واقع ہوتی ہے اس نے 1932ء میں اپنی کتاب "Purposive behaviour in Animal & Men" میں واضح کیا کہ آموزش کی بنیاد شریعت کی نسبت زیادہ تر فہم و ادراک (Understanding) پر ہے۔ اس کے خیال میں انسان اور جانور اپنی زندگی میں بے شمار چیزیں تقویت (Reinforcement) سے سیکھتے ہیں۔ تقویت آموزش حاصل کرنے کے لئے ایک انعام ہے جبکہ آموزش کے حصول کی تسکین بذات خود ایک انعام ہے۔

یہ نظریہ نہ صرف آموزش بلکہ شخصیت کے مطالعہ کے لئے بھی موزوں ہے کیونکہ ٹالمن کے مطابق ہمارا بیشتر کردار قونی آموزش کا مرہون منت ہے۔ ٹالمن نے اپنے قونی نقشوں کا تصور بہت سے تجربات کے ذریعے پیش کیا نقشہ بنانے کی یہ قابلیت ہماری روزمرہ زندگی کے مسائل حل کرنے میں قلمی اور فیصلہ کن ہے وقوف رکھنے والوں کے لئے مقصد بہت اہم ہوتا ہے اور انہیں اس کے حصول تک پہنچنے سے روکا نہیں جاسکتا۔

ٹالمن کے مطابق فرد تمام عمر سیکھتا رہتا ہے اس کے کردار کی تشکیل آموزش سے ہوتی ہے جس میں وقوف آموزش کے لیے پہلا درجہ ہے کسی کام کی آموزش بھی وقوف کے بغیر ممکن نہیں۔

نیل ملر اور جان ڈالرڈ کا نظریہ (Neal Miller & John Dollard's Theory)

نیل ملر اور جان ڈالرڈ نے یونیورسٹی ہیل (1950, Yale University) میں کرداری اور فرائیڈ کے نظریہ میں موافقت پیدا کرنے کی کوشش کی انہوں نے فرائیڈ کے بحث کردہ مسائل مثل (Hull) کے آموزش کے نظریہ کے طریق کار کی قوت کو سراہا اور ان دونوں کو اکٹھا کرنے کے لئے سوچ بچار کی درحقیقت دونوں کے نظریات کے درمیان مشابہت کے چند مضبوط نکات پائے جاتے ہیں حل کے آموزش نظریہ کی طرح فرائیڈ کا نظریہ "تناؤ میں کمی" (Tension reduction) کا نظریہ تھا۔ دونوں کے خیال میں ایک فرد یا عضو یہ غیر تسکینی تحریکات سے پیدا ہونے والے تناؤ کو کم کرنے کے لئے ایکٹنگ کرتا ہے۔ اس کے علاوہ دونوں قسم کے نظریات ابتدائی آموزش کی اہمیت پر زور دیتے ہیں اور یکساں بچپن کی آموزش بعد کی زندگی میں فرد کے افعال کو متعین کرتی ہے۔

ڈالرڈ اور ملر کا فرائیڈ کے نظریات کو تجرباتی آموزش کی اصطلاح میں ترجمہ کرنا فیصلہ نہ کر سکنے کی ذاتی خصوصیات کی دلچسپ مثال ہے انہوں نے کہا کہ زود فکری سے شادی کا جلد فیصلہ کرنا اسے آخری لمحہ میں کنسل کر دیتا ہے کہیں ایسا نہ ہو جائے کہیں ویسا نہ ہو جائے سوچنے والا ڈمکاتے کر دار کا کیا کہنا۔ دنیا میں ایسے درجنوں عاشق نظر آتے ہیں جو آخر منٹ تک شک میں ہمار ہنے کے باوجود آگے بڑھتے ہیں اور شادی کے لیے جاتے ہیں۔

نیل ملر نے جانوروں پر تحقیق کر کے چار اصول وضع کئے جو مندرجہ بالا کھشکی صورت حال کو سمجھنے میں مدد دیتے ہیں یہ اصول درج ذیل ہیں۔

- 1- فرد جتنا زیادہ اپنے مقصد یا منزل کے قریب ہوتا ہے۔ اتنا ہی زیادہ مطلوبہ مقصد یا منزل تک پہنچنے کا رجحان اور ارادہ قوی ہو جاتا ہے اسے رسائی کا تناسب کہا جاتا ہے۔
- 2- گریز کا تناسب بھی اسی طرح کا ہوتا ہے کوئی شخص جتنا زیادہ ڈراؤنی چیز کے قریب ہوگا اتنا ہی زیادہ اس ڈراؤنی چیز سے دور بھاگنے یا گریز پائی کا رجحان مضبوط ہو جائیگا۔
- 3- گریز پائی کا رجحان رسائی کے رجحان کی نسبت زیادہ تیزی سے بڑھتا ہے یہ کہہ جاسکتا ہے کہ گریز کا تناسب رسائی سے زیادہ ہوتا ہے
- 4- رسائی اور گریز دونوں کے رجحانات میں تحریکات کی قوت کے ساتھ ساتھ تبدیلی ہوتی ہے اس طرح کہا جاسکتا ہے کہ ایک طاقتور تحریک رسائی اور گریز کے تناسب کو بڑھا دیتی ہے۔

پاکستانی ماہرین نفسیات کی خدمات

(Contribution of Pakistani Psychologists)

پاکستان میں نفسیات کے بنیادی موضوعات خصوصاً شخصیت پر تحقیقی کام بہت ہی کم ہوا ہے چند ایک مشہور شخصیت کی آزمائشوں (Personality Test) کو ملکی معیار کے مطابق بنانے (Adaptation) کے سلسلہ میں جو کام ہوا ان میں مندرجہ ذیل ماہرین نفسیات کی خدمات قابل ذکر ہیں۔

- 1- شخصیت کی پیمائش اور ٹیسٹنگ کے عمومی اسیار میں ڈاکٹر حامد شیخ کی خدمات بہت زیادہ ہیں انہوں نے شخصیت کی آزمائشوں کے علاوہ

بہت سی آزمائشوں اور خصوصاً ایم ایم پی آئی کو مقامی بنایا۔ ڈاکٹر حاجی ٹیننگ کے میدان میں قومی اور بین الاقوامی سطح پر مانے ہوئے ممتاز ماہر نفسیات ہیں۔ ایک ربع صدی سے زیادہ عرصہ تک انھوں نے قومی اداروں اور تعلیموں کے لیے وسیع پیمانے پر کارکنوں اور ملازمین کی بھرتیوں اور انتخاب کے لیے شخصیت کی پیمائش کی۔

2- ڈاکٹر لیتھ مرزا ایک مشہور پاکستانی ماہر نفسیات ہیں جنھوں نے شعبہ اطلاقی نفسیات پنجاب یونیورسٹی، لاہور کے اشتراک سے بہت کام کیا۔ ڈاکٹر لیتھ مرزا نے مشہور امریکی شخصیتی آزمائش ایم ایم پی آئی (The Minnesota Multiphasic Personality Inventory) کا ترجمہ کیا اور پاکستانی کچھ کے لحاظ سے مقامی بنایا۔ بنیادی طور پر یہ آزمائش Mckinley اور Hathaway نے 1951 میں تیار کی تھی جبکہ یہ آزمائش آج بھی پڑھائی عوارض اور شخصیت کے اوصاف کی پیمائش کے لیے اس طرح سے کی جاتی ہے۔

- i- چار سکلیوں پر اس ٹیسٹ کی مجموعی صحت (Validity) کو جانچا جاتا ہے۔
- ii- دس سکلیوں پر خصوصی اوصاف کو جانچا جاتا ہے۔
- iii- انفرادی آزمائشوں اور بالخصوص شخصیتی پیمائش کے سلسلے میں ایک اور مشہور نام پروفیسر عبدالنبی علوی کا ہے۔ پروفیسر علوی کے بے شمار شاگرد ہیں اور ان کے کام کی تفصیل اتنی زیادہ ہے کہ یہاں بیان نہیں ہو سکتی۔

شخصیت کی معروضی آزمائشیں (The objective tests of personality)

معروضی آزمائشوں کے جوابات عموماً مختصر تحریر ہوتے ہیں۔ یہ آزمائشیں معیاری سوالات کی فہرست پر مشتمل ہوتی ہیں ممکنہ مختصر جوابات عام طور پر صحیح غلط ہاں نہیں کہہ نہیں سکتا مکمل کریں یا کثیر انتخابی قسم (Multiple Choice Type) کے ہوتے ہیں ان آزمائشوں میں سوالوں کا جواب ایک یا دو نقطہ میں سے زیادہ نہیں ہوتا آپ کو کھمبیلی سوالات کے علاوہ تمام پر صرف (✓) نشان لگانا ہوتا ہے مثلاً صحیح کے لیے "میں پُر بلاغت کے لیے رغبت رکھتا ہوں" کے لیے (x) کھمبیلی سوالات کا جواب ایک یا دو نقطوں میں مکمل کرنا ہوتا ہے محض ان آزمائشوں سے نتائج اخذ کر کے ترجمانی کے وقت کھمبیلی آزمائشوں کی نسبت کم موضوعی (Subjective) ہوتا ہے اور اسے اتنی تربیت اور مہارت کی ضرورت نہیں ہوتی جتنی کہ کھمبیلی آزمائشوں کے لیے ہوتی ہے اس کے باوجود اس کے اصول اچھے پختہ نہیں سائنسی اصطلاح میں یہ آزمائشیں صحت اور اظہار کے لحاظ سے کھمبیلی آزمائشوں سے بہتر نہیں۔

شخصیت کی پیمائش کے لئے وسیع پیمانے پر استعمال ہونے والی آزمائشیں درج ذیل ہیں۔

ایم ایم پی آئی (MMPI)

(The Minnesota Multiphasic personality inventory)

میں سوہ میڈیکل سکول کے جے سی مکینلی (JC Mokinley) اور شارک آر ہتھواے (Starke R. Hathaway) نے نفسی طبی تحقیق کی معیار سازی کے لئے ایک ہزار سے زیادہ سوالات پر مشتمل ایک سوالنامہ بنایا اور یہ سوالنامہ ذہنی مریضوں اور صحت مند لوگوں سے پُر کروایا 1930 کے اواخر میں 566 سوالات سے شروع کیا پھر ایسے 550 سوالات رہنے ویسے جن سے صحت مندوں اور مریضوں کے درمیان صحیح پہچان ہوتی تھی۔

ایم ایم پی آئی پر اتنی تحقیق ہوئی کہ 1976 تک ایم ایم پی آئی پر صرف امریکی ادب میں 3500 حوالے اکٹھے ہوئے تھے۔
(Anastasi, 1976) جبکہ یہ سوالنامہ اب بھی بیچانی خلل کی تفتیش کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور شخصیت کی عام پیمائش کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جوابات کی دو طرح سے تعین کی جاتی ہے۔ نیٹ دینے والے کے جوابات کی مجموعی طور پر صحت (Validity) چار سکلیوں پر معلوم کی جاتی ہے اور دس کلینکل سکلیوں پر خصوصی اوصاف کی پیمائش کی جاتی ہے۔

تمام تر مشہوری اور وسیع استعمال کے باوجود ایم ایم پی آئی آزمائش تنقید سے نہیں بچ سکی پہلا معیار سازی کا نمونہ بہت ہی چھوٹا لیا گیا اور آزمائش و آزمائش صحت (Test Retest Validity) بھی تقریباً صفری (سیسوتیل 1981) یہ نیٹ کلینکل لیبارٹری کے لئے بنا گیا تھا لیکن زیادہ تر کلینک سے باہر ہی استعمال کیا گیا باغباں یونیورسٹی، لاہور میں اطلاقی نفسیات اور کلینکل سائیکالوجی دپارٹمنٹ نے ایم ایم پی آئی کی پاکستان کے مطابق معیار سازی کی ہے۔

16 PF - (16 Personality Factors)

کلینکل کا 16PF سوالنامہ (1965, 1973) شمار پائی طریقہ سے عصری تفصیل کے ذریعہ سولہ بنیادی اوصاف کی فہرست پر مشتمل تھا عصری تفصیل کے ذریعے اونچی ہم ربطی کی مدت کی گروہ بندی کی گئی اور اس مدت کے گروہ کو ایک عامل (Factor) کا نام دیا گیا کلینکل کے مطابق شخصیت کے بیان میں سولہ عوامل (16 Factors) بہت اہم ہیں۔ ان عوامل سے پتہ چلتا ہے کہ کوئی شخص کتنا مستعد یا معتدل ہے۔ کتنا ثابت قدم یا بیچانی ہے اور کتنا ذہین ہے۔ عقائدوں نے کلینکل پر الزام لگایا ہے کہ وہ بنیادی اوصاف کی دریافت اور ان کے نام رکھنے میں غیر مستقل تھا اور اس کی سکلیز کردار کی صحیح پیش گوئی نہیں کرتیں۔ تاہم کلینکل اپنے طریقوں کو متواتر بہتر بنانے کی کوشش میں لگا رہا اور اس کا نیٹ بعض موضوعات پر خاصہ تعریف کے قابل ہے (Sanwal 1981)۔

سی پی آئی (کیلیفورنیا سائیکولوجیکل انونٹری)

CPI: The California Psychological Inventory

ایم ایم پی آئی کے تصور کی طرح سی پی آئی کیلیفورنیا سائیکولوجیکل انونٹری خاص طور پر نارمل لوگوں کے اوصاف کی پیمائش کے لیے بنائی گئی تین Validity Scales کے علاوہ چند روڈی سکلیس بنائی گئیں جن سے حاکمیت، خود قبولیت، ذمہ داری، خود انضباطی وغیرہ کے سکور کا پتہ چلتا ہے۔

ایم ایم پی آئی کی طرح یہ روڈی سکلیس معیاری گروہوں پر بنائی گئیں سی پی آئی کے معیاری گروہ ان لوگوں پر مشتمل تھے جن کے ساتھیوں نے انہیں ٹیسٹوں کے مطابق طاقتور کہا تھا۔ باہر تجربہ نگاروں کے مطابق نیٹ صحیح پیش گوئی کرتا ہے کہ لوگ اہم موقع پر کیا کریں گے اور دوسرے لوگ انہیں کیا سمجھیں گے۔

ای پی پی ایس (The Edward's Personal Preference Scale)

سی پی آئی کی طرح یہ سکلیس نارمل جوابی رجحانات کی پیمائش کرتی ہے۔ یہ سکلیس لوگوں کی غالب ضروریات اور محرکات کی خصوصیات بیان کرنے کے لئے بنائی گئی ہے جو مرے (Murray) کی بنیادی ضروریات کی فہرست میں پائی جاتی ہیں مثلاً تفصیل، دفاع، تربیت، نمائش،

خود اختیاری وغیرہ اس ٹیسٹ کو بناتے وقت ایڈورڈ 1954 بہت سی شخصیتی آزمائشوں میں پائے جانے والے تعصب سے بچنا چاہتا تھا۔ وہ مکمل تعصب یہ تھا کہ معمولوں کا رجحان تھا کہ وہ ایسے جواب دیں جن سے وہ سماجی طور پر پسندیدہ نظر آئیں نتیجتاً Edwards Personal Preference Scale میں لوگوں کو سوالات کے 225 جوڑوں میں سے ہر جوڑے میں ایک کو منتخب کرنا تھا۔ تحقیق کے مطابق ہر جوڑا اوسطاً یکساں پسندیدگی کا حامل تھا اگرچہ اس کی صحت کو اتنی تندہی سے معلوم نہیں کیا گیا جتنی کہ ماہرین نفسیات (EPPS) کو مشاورتی حالات میں کامیاب سمجھتے ہیں۔

1960 کے بعد سے پاکستان میں اس شخصیتی ٹیسٹ کو بہت زیادہ استعمال کیا جا رہا ہے اس کا زیادہ تر استعمال آرمی، پول اور ایجوکیشن کے میدان میں بھرتی کے وقت کیا جاتا ہے۔ کافی عرصہ پہلے اس ٹیسٹ کی اردو میں معیار سازی بھی کی گئی ہے۔

اسے ایل (The Adjective Check List)

یہ ایک بہت سادہ ہمدان معروضی ٹیسٹ ہے (Gough, 1960) ACL تین سو صفات پر مشتمل ہے۔ ان صفات کو حروف ابجد کے لحاظ سے ترتیب دیا گیا اکثر لوگ شخصیات کے بیان میں ان صفات کا استعمال کرتے ہیں کسی کی شخصیت کی تعین کاری کرتے وقت تعین کار ان صفات کی چیک لسٹ سے وہ صفات جن لیتا ہے جو زیر تعین شخص کی شخصیت سے مطابقت رکھتی ہیں ACL کو اپنی شخصیت کے بیان میں ابھی استعمال کیا جاسکتا ہے اور اپنی شخصیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

شخصیت کی تھیلی آزمائش

(The Projective Tests of Personality)

شخصیت کی تھیلی آزمائشوں سے مراد وہ آزمائشیں ہیں جو یہ دریافت کرتی ہیں کہ ایک شخص شعوری اور لاشعوری سطح پر کیا سوچتا ہے اور کیسے سوچتا ہے یہ آزمائشیں ان آزمائشوں کے الٹ ہیں جو مختصر جواب میں اعلیٰ درجے کے انفرادی جوابات حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی ہیں تھیلی آزمائشیں عموماً کامیابی ٹیسٹ استعمال کرتی ہیں۔ مثلاً نامکمل جملے، تصویریں، سیاہی کے دھبے جو مبہم اور غیر واضح ہوتے ہیں۔ ان ٹیسٹوں پر دیے گئے جوابات صحیح یا غلط نہیں ہوتے بلکہ ٹیسٹ دینے والے کی شخصیتی خصوصیات کو ظاہر کرتے ہیں۔ معروضی ٹیسٹوں کے برعکس یہ غیر ساختی (Unstructured) ہوتے ہیں۔ ان ٹیسٹوں کی تصویروں اور الفاظ میں ابہام پایا جاتا ہے ان کے سوالات کے جواب میں ٹیسٹ دینے والا اپنی مرضی کے مطابق ٹیسٹ کے مواد اور سامان کی ترجمانی پیش کرتا ہے مگر اس کے جوابات سے اس کی شخصیت کے بارے میں چھپے اشارات کا سراغ لگتا ہے۔

اس طرح تھیلی آزمائش میں ٹیسٹ کا سامان ایک قسم کا تصویر لینے کا پردہ (Screen) ہے جس میں ٹیسٹ دینے والا اپنی خصوصیات، ضروریات، خواہشات، آشوب اور کشش وغیرہ منعکس کرتا ہے۔ (Anastasi 1976) اس طرح ان آزمائشوں کو غیر معالجی مشاورت یعنی تعلیمی اور پیشہ وارانہ مشاورت کی نسبت زیادہ تر لوگوں کے علاج میں استعمال کیا جاتا ہے۔

شخصیت کی چند مشہور تھیلی آزمائشیں درج ذیل ہیں۔

(The Rorter Incomplete Sentences Blank)

شخصیت کی پیمائش کے لئے ایک ماہر نفسیات فرد کو نامکمل جملوں کا ایک سلسلہ مکمل کرنے کے لئے دیتا ہے جو اس طرح شروع ہو سکتے ہیں۔

جب میں کسی دعوت میں گیا ہوں تو.....

میری امی.....

میرے بچے.....

اگر میری مرضی ہوتی..... وغیرہ۔

یہ جملے مکمل کرنے کا طریقہ ایک پگھلاؤ پر مبنی ہے۔ جسے بہت سے مختلف حالات میں پیش کیا جاسکتا ہے عام طور پر ماہر نفسیات ان

جوابات کی ترجمانی کے لیے اپنے کلینیکی تجربہ پر انحصار کرتا ہے لیکن RISB کی ترجمانی کے لئے کچھ معیار بھی بتائے گئے ہیں۔

روشاد سیاہی کے دھبوں کی آزمائشیں (The Rorschach Inkblot tests)

اس ٹیسٹ میں استعمال ہونے والے دھبے ہی ہیں جو سوئزر لینڈ کے سائیکا ٹرسٹ ہرمن روشاخ (The swiss Psychiatrist)

Herman Rorschach نے 1921 میں بنائے تھے سیاہی کے دھبوں کا نمونہ ان کے علاوہ اور کہیں نہیں چھپا۔ ٹیسٹ دینے والے روشاد

کے وہ معیاری دھبے چند ایک یا سب کے سب دکھائے جاتے ہیں اور ان سے کہا جاتا ہے کہ وہ بتائیں انہیں ہر دھبے میں کیا نظر آ رہا ہے

مشاہدہ کرنے والے متحکم سے یہ امید کی جاتی ہے کہ وہ معمول کے جوابات کو خواہ وہ بیمار کی صورت میں ہو یا کسی بیچاری اظہار کی صورت

میں ہوں ریکارڈ کر لے گا اور پھر متحکم نہایت پیار بھرے نفسیاتی ماحول میں معمول سے اس کے جواب کی وضاحت کرائے گا۔ بعد میں معمول

کے جوابات کا تجربہ کیا جائیگا اور کئی جہتوں پر اس کے سکور لگائے جائیں گے مثلاً

مقامیت (Location)

معمول نے دھبے کے کس حصے کے متعلق بات کی مکمل دھبے کی بات کی یا اس کے کسی حصہ کی اور کس حصہ کی بات کی

اسباب (Determinants)

کیا معمول نے دھبے کے رنگ کے بارے میں بات کی یا شکل کے متعلق بات کی یا پھر حرکت کے بارے میں بات کی۔

دھبے کی اشیاء (Contents)

دھبے کی اشیاء کے بارے میں معمول نے کیا بتایا کیا اس نے دھبے میں جانور کی شکل دیکھی یا انسان کی؟ یا اس میں بہت سے لوگوں کی

شکل دیکھی یا یہ شکل اسے بہت عجیب لگی۔ روشاخ ٹیسٹ کی Reliability & Validity کے بارے میں بہت سے سوالات کئے گئے

ٹیسٹ دینے والے کے بہت سے جوابات کا تعلق اس کی عمر، ذہن اور تعلیم سے ہوتا ہے بلاشبہ یہ شخصیت کی خالص پیمائش کو متاثر نہیں کرے

گا۔ (Anastasi 1976) اس پیمائش پر تجربے کے اثرات بھی ہو سکتے ہیں اگر آپ ایئر پورٹ کے قریب رہتے ہیں تو آپ کو ہر وقت جہاز

ی نظر آئیں گے (Sundberg, 1977)۔

روشای سیاحی کے دھبوں کی آزمائشیں بکثرت استعمال ہوتی ہیں یہ افراد کے وقتی انداز یا عظیمی انداز کی پیمائش کے لئے نہایت مفید طریقہ ہے اور ماہرین طب (Clinicians) کے لئے ایک ساختی انٹرویو کا کام دیتا ہے۔ (Godfried, stricher and Weiner)

ہالٹزمن سیاحی کے دھبوں کا طریقہ (The Holtzman Inkblot Technique)

ہالٹزمن (1961) کا یہ طریقہ دو فارموں پر مشتمل ہے اور ہر فارم پر 45 دھبے بنے ہوئے ہیں روشاہ نمیت میں کثیر مقدار کی جوابات کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ جبکہ روشاہ نمیت کے برعکس ہالٹزمن کے نمیت میں معمول سے کہا جاتا ہے کہ وہ ہر کارڈ پر صرف ایک جواب دے روشاہ نمیت کی تحقیق کاری کے طریقوں کی نسبت ہالٹزمن کا سکور رنگ سسٹم زیادہ معروضی ہے۔

تکلیبی آزمائشوں کا استعمال کلینکل سائیکا لو جیسٹس کے ہاں بکثرت ہو رہا ہے۔ ان آزمائشوں سے نتائج اخذ کرنا سائنس کی نسبت ایک قرن زیادہ ہے جس کے لئے تجربہ کی بہت ضرورت ہے۔ تربیت یافتہ ماہر کلینکل سائیکا لو جیسٹ ان آزمائشوں کے ذریعے بہت مفید معلومات دے سکتے ہیں ہالٹزمن سیاحی کے دھبے روشاہ سیاحی کے دھبوں کی ایک تریبی شکل ہے۔

داستانی اورا کی آزمائش (Thematic Apperception Test TAT)

یہ آزمائش 1935 میں مرے (Murray) نے ہارڈیو نیورسٹی میں بنائی۔ ٹی اے ٹی میں معمول کو تصویر دیکھ کر کہانی بھانا ہوتی ہے جس میں معمول بیان کرتا ہے کہ تصویر میں لوگ کیا سوچ رہے ہیں اور کیا کر رہے ہیں اور اس سے پہلے کیا ہو رہا تھا اور آگے کیا ہوگا؟ ٹی اے ٹی۔ میں معمول کو تصویر کی کارڈ کا ایک سلسلہ دکھایا جاتا ہے۔ معمول جو کچھ کہانیوں میں بیان کرتا ہے اس کا تجزیہ اس کے مطابق کیا جاتا ہے کہ معمول نے کس قسم کی شخصیت کا تماش (Identification) پیش کیا ہے اس کی کیا خصوصیات اور بنیادی ضروریات بتائی ہیں کوئی ماحولی دباؤ کو زیادہ اہم قرار دیا ہے کہانی کا مکمل پلاٹ کیا ہے معمول نے اس سے آخر کار کیا نتیجہ نکالا۔

ٹی اے ٹی کی بہت سے مقاصد مثلاً بچوں کی پیشہ وارانہ مشاوری اور دیوانوں کی پیمائش کے لئے شرکاء کا سروے کرنے کے لئے ترمیم کی گئی ہے ایک تحقیق میں چار مختلف عمر کے بالغ لوگوں کی تصویر بطور خاص یہ دکھانے کے لئے کی گئی تھی کہ درمیانی عمر کے لوگ خاندان میں اپنی عمر کا کیا رول سمجھتے ہیں۔ روشاہ ٹی اے ٹی اور دوسری تکلیبی آزمائشوں مثلاً بملوں کا مکمل کرنا اور لفظی سمجھائی آزمائش میں نتیجہ اخذ کرتے وقت شخصیت کی تعبیر اور ترجمانی میں کچھ مسائل درپیش ہیں۔ چونکہ ان آزمائشوں کے جوابات اتنے بے قید ہوتے ہیں کہ ترجمانی کا انحصار کسی حد تک محقق یا مہر نفسیات کی موضوعی تحقیق (Subjective assessment) پر ہوتا ہے لہذا یہ ہے کہ ایک ہی آزمائشی اجلاس اور دوسرے کے درمیان تکلیبی آزمائشوں کے نتائج کی اعتباریت (Reliability) اور صحت معلوم کرنا مشکل ہے۔

انٹرویو کے طریقے (The Interview Techniques)

انٹرویو دو پروانچہ یا لوگوں سے آمنے سامنے بات چیت کے ذریعے ان کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا ایک باوثوق ذریعہ ہے۔ براہ راست اور زبانی سوال پوچھ کر ہمیں نہ صرف مطلوبہ معلومات کے بارے میں بنیادی جواب مل جاتا ہے بلکہ ان کے جوابات کی وضاحت بھی مانگ لیتے ہیں اور ان کی درجہ بندی بھی کر لیتے ہیں زبانی لفظی اور صوتی جوابات کے ذریعے شخصیت کے دوسرے متعلقہ پہلو بھی زیر غور آتے ہیں۔ مثال کے طور پر شوق، غلوں اور اعتماد وغیرہ انٹرویو میں اہم عوامل ہیں اس کے علاوہ ہم دیکھ سکتے ہیں کہ بات کرتے ہوئے

انٹرویو لینے والے کا رویہ ہمارے ساتھ کیسا ہے انٹرویو دیتے وقت انٹرویو لینے والے کے سوالوں کا جواب برا اور آسانی سے دے رہا ہے آنکھوں میں آنکھیں ڈالنے سے جھپکتا ہے۔ ہانڈ سکون اور خود آرا محسوس ہوتا ہے وہ کیسا نظر آتا ہے کیا انٹرویو لینے والا اس کو توجہ مل کر سمجھ رہا ہے کیا اس نے صاف سطر آموزوں لباس زیب تن کر رکھا ہے۔

انٹرویو کی قسم کے ہوتے ہیں اور اپنی قسم اور طریقوں کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں ان میں سے ایک معیار سازی کی مقدار ہے انٹرویو کی ایک اور قسم ساختی انٹرویو کی ہے جس میں انٹرویو لینے والے نے پہلے سے خاص سوالات کا سیٹ تیار کیا ہوتا ہے جو انٹرویو دینے والے ہر شخص سے پوچھا جاتا ہے اس کے برعکس کچھ غیر ساختی قسم کے انٹرویو ہوتے ہیں جس میں انٹرویو لینے والا موقع کی مناسبت سے سوال کرتا ہے اور ہر شخص سے مختلف سوال پوچھتا ہے اس طریق کار میں انٹرویو پہلے سے تیار شدہ خاص سوالات کے سیٹ کا پابند نہیں ہوتا محض معائنہ اپنے مریض سے غیر ساختی انٹرویو کر کے مرض کی تحقیق کرتے ہیں۔

شخصیت کو کیسے سنوارا جائے؟ (How to groom Personality?)

اکثر مرد وزن اپنے بارے میں سوچتے ہیں کہ میں خود کو کیسے سنواروں؟ عام طور پر نوجوان (مذکر، مائٹ) ابتدائی بلوغت کے زمانے میں یہ سوچتے رہتے ہیں کہ دوسروں کو کیسا لگتا لگتی ہوں۔ کیا میں خوبصورت ہوں؟ کیا میں سمارٹ ہوں؟ کیا میں مناسب ہوں؟ کیا میں دوسروں کے لیے خاص طور پر جنس مخالف کے لیے پُرکشش ہوں؟ نوجوانوں کا زیادہ تر وقت انہی سوچوں میں گزرتا ہے۔ سیگل (Siegel) (1982) کے مطابق بہت سے لوگ آئینہ میں اپنا عکس دیکھ کر ناخوش اور غیر مطمئن ہو جاتے ہیں۔ ہر وہ جنس (مذکر، مائٹ) کے نوجوان اپنے وزن، قد، رنگت اور چہرے کے نقش کے بارے میں بہت پریشان رہتے ہیں۔ نوجوانوں کے اپنے بارے میں احساسات کا اثر زیادہ دیر پا ہوتا ہے جبکہ بالغ لوگ اکثر یہ احساس کرنا چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ کیسے لگتے ہیں۔ نوجوان جس انداز سے اپنے بارے میں سوچتے ہیں وہ انداز ان کی سماجی زندگی اور ذاتی تحریم (Self-esteem) کے لیے بہت اہم ہے۔ اگرچہ یہ ایک الناک حقیقت ہے کہ دوسرے ہماری ظاہر صورت سے جس طرح متاثر ہوتے ہیں اس کا اثر رد عمل کے طور پر ہم پر بھی ہوتا ہے۔ کیونکہ عام خیال یہی ہے کہ جسمانی طور پر پُرکشش لوگوں کی شخصیت پُرکشش ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ ہر شخص ہر ممکن طریقے سے اپنے آپ کو بنانے سنوارنے کی ضرورت محسوس کرتا ہے۔

وہ بالغ لوگ جو نو باقی کی عمر میں اپنی ذات کو پُرکشش تصور کرتے ہیں وہ ان لوگوں کے مقابلہ میں جنہیں اپنی ذات کا پُرکشش تصور نہیں تھا خوشی اور خود بخوبی کے جذبے سے سرشار پائے گئے۔ اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ بالغوں کی جسمانی شکل و صورت بالغوں کی شخصیت کو بنانے سنوارنے میں نفسیاتی لحاظ سے اہم کردار ادا کرتی ہے۔

انسانوں میں بنانے سنوارنے "Grooming in Human" سے مراد دوسروں کی نظر میں اپنی ذات بہتر بنانے کی ایک کوشش ہے کسی شخصیت میں پائے جانے والے نقص، عیب اور خامی کو دور کرنے کے لیے یہ کوشش مختلف طریقوں سے کی جاتی ہے مثلاً اپنی عادات و اطوار کو اچھا بنانا، خوش لباس بن کر، چہرے بالوں اور واڈم کو سنوار کر، اپنی شکل و صورت کو دوسروں کی نظر میں دیدہ و زیب بنائے رکھنے کی کوشش (Grooming) کہلاتی ہے۔

مجموعی طور پر کسی شخصیت کی ساخت (Structure) کو بنانے، سنوارنے اور نکھارنے (Grooming) میں اُس کے متعلقہ گروپ اور معاشرے کے افراد کے عمومی رجحان اور رویوں کا ہاتھ ہوتا ہے۔ ایک فرد اپنے معاشرے کی پسندیدگی اور ستائش حاصل کرنے کے لیے اپنی

مرضی اور بعض اوقات اپنی زندگی کے نظریات تک کو قربان کر دیتا ہے۔

(Washburn and Devore 1961) کی رپورٹ کے مطابق جانوروں میں بھی Grooming کا مشاہدہ کیا گیا۔ (Hayes, 2002) کا خیال تھا کہ ”اگرچہ ایک گروپ کے تمام ممبر اپنی اپنی Grooming میں مصروف رہتے ہیں لیکن بعض اوقات یہ دیکھنے میں آیا کہ کمزور اور کم تر جانور اپنے سے زیادہ طاقتور اور غالب جانوروں کی Grooming کرتے ہیں“ اس طرح غالب گروہ کا تعریف اور ستائش حاصل کرنے کی کوشش کو Grooming کہا جاسکتا ہے۔

انسانوں میں Grooming کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

1- جبلی اور فطری (Instinctive in Nature)

دیگر ابتدائی محرکات کی طرح Grooming بھی ایک لازمی اور اہم محرک ہے جو ایک ٹھپے کے نقش کی طرح چلا آ رہا ہے (Like Imprinting and Following) جس میں وابستگی کا محرک (The Motive of Affiliation) یا میکنڈوگل کے مطابق گروہ پسندی کی جہلت (Gregarious Instinct) اکتساب و آموزش کی آمیزش کے ساتھ کام کرتی نظر آتی ہے۔ کیونکہ Grooming کا طریقہ سوسائٹی یا معاشرے سے سیکھا جاتا ہے جبکہ Grooming کے محرک کا وجود پیدائش اور غیر انسانی ہے۔ یہ بقاءئی محرک (Survival Motive) کا نتیجہ بھی ہے جس کی وجہ سے فرد معاشرتی معیار (Social Norms) سے وابستگی اور مطابقت قائم کر کے تحفظ کا احساس حاصل کرتا ہے جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ (Grooming Motive) ایک انست لٹش یا کی طرح مسلسل جدوجہد کا ایک لازمی حصہ بن گیا ہے جس طرح کہ چوڑے انڈے کے خول سے نچتے ہی اپنے گرد یا بہن بھائیوں کی پیروی کرتے ہیں چوڑوں کی طرح چوٹیوں کا ایک ہی قطار میں آگے پیچھے چلنا بھی (Imprinting and Following) کی مثال ہیں۔ انسانوں میں بھی اپنی شخصیت میں نکھار پیدا کرنے کا محرک (Grooming Motive) چوڑوں اور چوٹیوں کی Imprinting and Following کی طرح ایک عملیہ کام مقرر ہے۔

2- Grooming ایک معاشرتی ضرورت ہے

انسان ہوں یا حیوان تمام افراد دوسروں کی پیروی کرتے ہیں تاکہ ان سے ستائش حاصل کر سکیں اور اس گروپ میں شامل ہو سکیں۔ مجموعی طور پر اپنی شخصیت کو نکھارنے کے لیے انھیں اپنی کوئی ایک یا بہت سی ذاتی ترجیحات یا ذاتی پسند اور ناپسند کی قربانی دینا پڑتی ہے اس طرح ایک فرد معاشرے کے دیگر افراد یا اپنے گروپ کے ممبر کو خوش کر کے خود کو ان کی نظر میں قابل قبول بنانے کی معاشرتی ضرورت پوری کرتا ہے۔ جب آپ معاشرے کی ضرورت کے مطابق اپنی شخصیت میں نکھار پیدا کر لیتے ہیں تو آپ خود کو اپنے گروپ میں خوش اور مطمئن محسوس کرتے ہیں۔ آپ کا لباس، عمومی لہجہ، فیشن، مصنوعی زندگی کا انداز اور طریقے معاشرتی طلب کے مطابق بن جاتے ہیں چونکہ Grooming ایک معاشرتی ضرورت ہے اگر ہم یہ ضرورت پوری نہ کریں تو کالے کوڈل کے درمیان ایک مفید کوڈل بن کر نکھلا سکیں گے۔

3- پُرکشش ماڈل کا رول (Role of Charismatic Model)

ایک فرد اپنے قرب و جوار میں ایک پُرکشش ماڈل ڈھونڈ کر اس کی پیروی کرنے لگتا ہے۔ عام طور پر اپنے لیے کوئی ماڈل منتخب کرنا کوئی مشکل بات نہیں کیونکہ اکثر یہ ماڈل اچھے ممتاز، اچھے نمایاں اور اچھے طاقتور ہوتے ہیں یا بعض اوقات اپنے پُر تاثر اور دل میں اتر جانے

والے کنوڑا ان کا اسیر ہو جاتا ہے ایک سکول میں بچہ عموماً اپنی کلاس میں رعب ڈالنے والے غنڈہ گرد سے اپنے سے بڑے اور طاقتور بہن بھائی کے زیر اثر آ جاتا ہے۔ مسجد یا مندر میں عبادت کرنے والا اپنے سے زیادہ عبادت گزار زائد و متقی کا متوالا ہو جاتا ہے اس قسم کی ماڈل شخصیات میں ایک خاص قسم کی مطلقا طبیعت یا روحانی کشش ہوتی ہے جو دوسروں کو اپنے قریب کھینچ لیتی ہے۔ ان ماڈل شخصیات کی پیروی میں Grooming زیادہ آسان اور جلد ہو جاتی ہے۔

4- Grooming سے زندگی کے مختلف مواقع میں کامیابی ملتی ہے

شخصیت میں کھار پیدا ہو جانے (Grooming) سے زندگی میں مختلف موقعوں پر پسندیدگی اور مطابقت کی وجہ سے حالات سے نمٹنا آسان ہو جاتا ہے (Graham 1991) زندگی میں بہت سے حالات اور مواقع میں زیادہ سے زیادہ مطابقتی اور تواضعی صلاحیت کی ضرورت ہوتی ہے جو Grooming ہونے کی وجہ سے زیادہ بڑھ جاتی ہے آپ کسی بھی نئی صورت حال میں یا مختلف قسم کے لوگوں میں جلد مقبولیت حاصل کر لیتے ہیں کیونکہ آپ حالات کے مطابق اپنی شخصیت میں کھار یعنی Grooming کر چکے ہیں۔ اور اس طرح بغیر کسی رکاوٹ کے آپ کامیاب ہو جاتے ہیں۔ ایک قومی کھلاڑی یا تحصیل کو اکثر اوقات مخالف سامعین و ناظرین جیسے مشکل حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس قسم کی متعدد ظالمانہ صورت حال سے نکلنے کے لیے صرف Grooming ہی ایک مؤثر ہتھیار کا کام دیتی ہے کسی کی شخصیت جتنی زیادہ Grooming کر چکی ہوگی اتنا ہی وہ مشکل حالات سے کامیابی سے نمٹ لے گا۔

خلاصہ

شخصیت کی تعریف اوصاف کے سیٹ اور عرصہ دراز تک داخلی اور خارجی مہمیاں کے لئے فرد کے قابل اعتبار جوابی عمل اور کردار کی عمومی کیفیت کے طور پر کی جاسکتی ہے یہ مختلف اوصاف کا مثالی مرکب ہے مثل خصوصیات پر مشتمل ہے زہن کے مطابق خود آگہی، کردار کے خاص نمونے اور دوسروں پر عمومی تاثر کا نام شخصیت ہے۔ زہن ہارڈ کے نزدیک شخصیت ایک شخص کی بے مثل انسانی صفات کا مجموعہ ہے۔

شخصیت کے بیان کی کوششوں میں شخصیت کی اقسام کا نظریہ اور شخصیت کے اوصاف کا نظریہ بہت مشہور ہے ابتدائی کوششوں میں یونانیوں نے شخصیت کی تقسیم دھرمی، صغریٰ، ہنسی اور سوداوی مزاج کی صورت میں کی اس کے علاوہ علم کاسد سر اور علم قیافہ بھی شخصیت کی اقسام پیش کرنے کی ابتدائی کوششیں ہیں جو تک کی تقسیم شخصیت دروں بنی اور بیرون بنی کے نظریہ کے نام سے مشہور ہے کرشمہ کی اشتقاقی اور مدوری تقسیم شخصیت بھی کافی معروف ہے اس کے بعد شیلڈن کی اٹھ و مارک، میسو مارک اور ایکو مارک تقسیم متعلقہ اوصاف کے گروہوں کی مناسبت سے وائسروٹونک (Viscerotonic)، سیربروٹونک (Cerebrotonic) اور سوماتونک (Somatonic) کے نام سے مشہور ہے۔

اوصافی نظریات لوگوں کو ان کے اوصاف میں پائی جانے والی مقدار کے مطابق تقسیم کرتے ہیں۔ اوصافی نظریہ بعض لحاظ سے شخصیت کی اقسام کے نظریہ کے بالکل برعکس ہے۔ آپورٹ شخص میلا تات اور خود مختار اوصاف کے درمیان فرق مٹاتا ہے اور اس کے علاوہ ہلادی، مرکزی اور ثانوی اوصاف میں بھی فرق بیان کرتا ہے اس کے نظریات محرکات کی فطری خود مختاری میں بھی واضح ہیں ہم اپنی اقتدار اور دلچسپیوں سے متحرک ہوتے ہیں۔ اس طرح آپورٹ شخصیت کو اوصاف تک محدود نہیں کرتا۔

ظاہری اوصاف گروہی اوصاف کی ہم ربطی کا مطالعہ کرنے سے دریافت ہوتے ہیں۔ بنیادی اوصاف عنصری تحلیل کے طریقے سے

معلوم ہوتے ہیں جو گروہی تحلیل سے زیادہ لطیف ہے۔ شخصیت کی پیکش کے لئے زیادہ تر دو طریقے استعمال ہوتے ہیں معروضی اور تھلیلی آزمائشیں جو بات چیت کی بجائے تحریری صورت میں استعمال ہوتی ہیں معروضی آزمائشوں میں مختصر جوابات طلب کئے جاتے ہیں جیسے ایم ایم پی آئی۔ 16 پی ایف۔ سی پی آئی۔ ای پی پی ایس اور اے سی ایل وغیرہ 16 پی ایف ایڈورڈز پرسل پریفرنس شیڈول، اور ایڈجیکٹو چیک لسٹ وغیرہ یہ تمام ٹیسٹ معروضی ٹیسٹ ہیں اور بہت کثرت سے استعمال ہوتے ہیں۔ شخصیت کی تھلیلی آزمائشوں کا مطلب ہے یہ معلوم کرنا کہ کوئی شعوری اور لاشعوری سطح پر کیا اور کیسے سوچ رہا ہے ان ٹیسٹوں میں معیاری صحیحات کے ٹیسٹ، مکمل تصویریں، مکمل جملے، اور غیر واضح سیاق کے دے۔ تھلیلی آزمائشوں میں ہالز مین (Holtzman) سیاق کے دھبوں کا طریقہ، روشاہ سیاق کے دے۔ ٹی اے ٹی (ادراکی داستان طریقہ) اور انٹرویو کے طریقے زیادہ مشہور ہیں۔ اس طرح آپورٹ شخصیت کو اوصاف تک محدود نہیں کرتا۔

مشق

حصہ معروضی

- i- مناسب الفاظ سے خالی جگہ پُر کریں:
- i- کا یقین تھا کہ لوگوں کی جسمی اقسام اور ان کی شخصیت میں گہرا تعلق پایا جاتا ہے۔
- ii- ایڈوارڈ مارکس جن کا مگر ہڈیوں اور عضلات
- iii- کی قسم سے متعلق درست ہے کہ وہ آرام پسند، خوش خوراک، سماجیت پسند، خوش ہاش مطمئن ہوتے ہیں۔
- iv- لنڈزے اور ہال نے جسمانی ساخت اور شخصیت کے درمیان تعلق
- v- کھل کا نظریہ شخصیت اور کے نام سے مشہور ہے۔
- 2- مندرجہ ذیل بیانات کی نمبر 1 سے 6 تک میں مطابقت تلاش کر کے مکمل کیجئے۔ ان بیانات کے سامنے صرف مناسب نمبر کا درج کیجئے:
- i- شخصیت کا معنی شخصیت کے تین پہلوؤں پر مبنی ہے۔
- ii- شخصیت کو واضح کرنے کا جامع نظریہ ہے۔
- iii- شخصیت کی قدیم یونانی تقسیم
- iv- تخیلاتی غیر فعال، تنہا اور معاشرے سے کھپے ہوئے شخص کی قسم
- v- بہت کم افراد نمایاں مقام رکھتے ہیں کیونکہ
- vi- جب ہم کہیں کہ فلاں شخص رستم ہے۔
- 1- ہم اسکی شخصیت کی تقسیم حوالہ کی شخصیت سے مشابہہ قرار دے کر کرتے ہیں۔
- 2- ان میں صرف ایک بنیادی یا ذاتی وصف غالب ہوتا ہے۔
- 3- یونگ کی تقسیم میں اندرون بین ہے۔
- 4- جبراط نے چار قسمیں بیان کی ہیں۔

- 5- اسے کردار کی عمومی کیفیت اور اوصاف کے سیٹ کے طور پر واضح کرنا ہے۔
- 6- یہ تعریف فلاسٹک۔ ایل۔ رٹش نے پیش کی۔
- 3- مندرجہ ذیل بیانات پر درست کے لئے (✓) سے اور غلط کے لئے (x) کا نشان لگا دیے۔
 - i- بلغمی شخصیت سے، کامل اور جذباتی لحاظ سے سرد مہر ہوتی ہے۔
 - ii- اب تک شخصیت کے بیان میں دو جہتی کوششیں کی گئی ہیں۔
 - iii- وائسر ٹوٹیا کو اینڈ ومارٹک بھی کہا جاسکتا ہے۔
 - iv- شخصیت کے جزوں کی تقسیم بطور منہ ذرا اور اختلاقی کرکھر نے کی۔
- 4- درج ذیل چار ممکنہ جوابات میں سے ہر سوال کے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں:
 - i- دموئی، بلغمی، مفرادی اور سوداوی کی تقسیم شخصیت کس نے کی؟
 - 1- بلراط ب۔ یونگ ج۔ فرائیڈ د۔ نیل اور ملر
 - ii- شخصی میلانات یا خود بخود اوصاف کا نظریہ شخصیت کس نے پیش کیا؟
 - 1- شیلڈن ب۔ آلپورٹ ج۔ کیمل د۔ ان میں سے کوئی نہیں
 - iii- ”انسانی سائیکی لازیات (Id)، (Ego) اور فوق (Super Ego) پر مشتمل ہے، کس سے منسوب ہے؟“
 - 1- ایڈر ب۔ یونگ ج۔ فرائیڈ د۔ ان میں سے کوئی نہیں
 - iv- ”سیاہی کے وجہ“ شخصیت کی پیدائش کا کون سا طریقہ ہے؟
 - 1- اندرونی ب۔ تخلیقی ج۔ غیر تخلیقی د۔ سوالنامہ
 - v- رستم، ہرکولیس، ہزمس اور شیخ علی اوصاف ہوتے ہیں۔
 - 1- مرکزی ب۔ بنیادی یا ذاتی ج۔ ثانوی د۔ ان میں سے کوئی نہیں

حصہ انشائیہ:

- 1- ایک عام آدمی شخصیت کے بارے میں کیا سوچتا ہے؟ آپ انبیات کی زبان میں شخصیت کی تعریف کیسے کریں گے۔
 - 2- نگاہی اوصاف اور بنیادی اوصاف کے درمیان فرق کی وضاحت کیجئے۔
 - 3- شخصیت کی پیدائش سے متعلق علم قیاف اور علم کاسہ سر کے درمیان کیا فرق ہے؟ وضاحت کیجئے۔
 - 4- شخصیت کے بارے میں آلپورٹ کے نظریہ کی وضاحت کیجئے۔
 - 5- شخصیت کی معروضی اور تخلیقی آزمائشوں کے درمیان فرق کی وضاحت کیجئے۔
 - 1- کچھ جماعت میں مباحثہ کے لئے طلباء کو کم از کم تین موضوع تیار کرنے کے لئے دیجئے۔
 - 2- اوصاف کی پیدائش کے لئے ایک چھوٹا سا سروے کیجئے۔
- (اوصاف کی موجودگی کے متعلق استاد اور طلبہ لکرا ایک سوالنامہ بنائیں اور طلبہ اس موضوع پر سروے کریں۔)